السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے والد صاحب فوت ہوگئے ہیں اوران کی وفات کے بعدان کے کاغذات میں سے ایک وصیت نامہ ملا ہے جس میں انہوں نے اپنا گھریلو سامان اپنی بیٹی کے نام وقف کردیا تھا جس کی عمر تیرہ سال سے زیادہ نہ تھی اوروہ بچی اب فوت ہوگئی ہے توسوال یہ ہے کہ کیانابالغ کےلئے وقف کرنا صحیح ہے ؟اوراگر صحیح ہے توکیاوقف کے وقت اسے اس کے باقی بھائیوں پر ترجیح دینا جائز ہے ؟اگر یہ وقف صحیح ہے توکیااسے والد صاحب کے ترکہ کے ثلث تک ہی محدود رکھا جائے گا یاسارا گھریلو سامان ہی اسے دے دیا جائے گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

وصیت نامہ دیکھنے کے بعد معلوم ہواکہ سائل نے جوذکرکیا ہے کہ ان کے والد نے گھریلو سامان اپنی مذکورہ بیٹی کےلئے وقف کردیا تھا تویہ بات صحیح ہے ،کمیٹی سوال اوروصیت نامہ کے جائزہ کے بعداس نتیجے پر پہنچی ہے کہ اس وصیت کو باطل قراردینے کی کوئی وجہ نہیں نیزاس وصیت کی حیثیت مستقل ہوگی جیساکہ سائل نے ذکرکیا ہے ،اسے ترکہ کے صرف ثلث تک محدود نہیں رکھا جائے گا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص41

محدث فتویٰ